باب الفتاویٰ

احکام و مسائل

دار الافتاء
جامعہ سلفیہ فیصل آباد

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین: اما بعد:

سوال:ا) کیا غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوھاب

سجدہ چونکہ ایک بہت بڑی عبادت ہے۔اور عبادت غیر اللہ کی کسی مسلمان کے نزدیک جائز نہیں ہے تو غیر اللہ کیلئے سجدہ بھی ناجائز ہوا۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر غیر اللہ کیلئے سجدہ کو ناجائز قرار دیا ہے اور اس سے منع فرمایا ہے:

لاتسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون (سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو اور سجدہ صرف اسی ذات الٰہ کو کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اگر تم خالص اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو (تو غیر اللہ کیلئے سجدہ نہ کرو) اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وللہ یسجد ما فی السموت وما فی الارض من دابۃ والملئکۃ وھم لا یستکبرون اور زمین آسمان کی تمام اشیاء اللہ ہی کیلئے سجدہ کرتی ہیں خواہ وہ چار پائے ہوں یا فرشتے اور وہ تکبر نہیں کرتے (کہ اللہ کیلئے سجدہ کرنے سے انکار کردیں) خواہ سجدہ میں تسبیحات پڑھی جائیں یا نہ پڑھی جائیں ہر دو صورت میں سجدہ ناجائز ہے غیر اللہ کیلئے جس طرح کہ فقہ حنفی کیمطابق نماز میں سجدہ بلا تسبیحات بھی جائز اور مکمل ہو جائے گا لیکن بلا تسبیحات کئے جانے والے سجدے کو سجدہ تو مانا ہی جائے گا اور یہی سجدہ غیر اللہ کیلئے ناجائز ہے۔ نیز غیر اللہ کی تفسیر میں ہر وہ چیز جو اللہ کے سوا ہو شامل ہے چاہے وہ نبی ہو یا ولی، چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ، اور چاہے مسجود عاقل ہو یا غیر عاقل۔ لہٰذا غیر اللہ کیلئے بطور عبادت سجدہ کرنا ناجائز اور شرک ہے۔ نیز غیر اللہ کیلئے تعظیما سجدہ بھی ناجائز ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

عن قیس بن سعد قال اتیت الحیرۃ فرایتھم یسجدون لمرزبان لھم فقلت رسول اللہ ﷺ احق ان یسجد لہ قال: فاتیت النبی ﷺ فقلت انی اتیت الحیرۃ فرایتھم یسجدون لمرزبان لھم فانت یارسول اللہ احق ان نسجد لک، قال: ارءیت لومررت بقبری اکنت تسجد لہ؟ قال:قلت ، لا، قال: فلا تفعلوا لو کنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجھن لما جعل اللہ لھم علیھن من حق (ابو دائود ، کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی المرءۃ ۲۰۹/۲) (ترجمہ) قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حیرۃ جگہ میں (شہر) گیا تو میں نے اہل حیرۃ کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں میں نے کہا اللہ کے رسول تو سجدہ کے زیادہ حقدار ہیں پس جب میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی میں نے اہل حیرہ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں پس آپ زیادہ مستحق ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا (اے قیس) اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرتا تو کیا میری قبر کو سجدہ کرتا؟ میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اسی طرح اب بھی نہ کرو اگر میں کسی ایک کو کسی کیلئے بھی سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خاوندوں کیلئے بیویوں پر حق مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جب تعظیمی سجدہ اشرف المخلوقات امام الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذات گرامی کیلئے

جائز نہیں تو دوسروں کیلئے بطریق اولیٰ ناجائز ٹھہرا۔

ii) کیا غیر اللہ سے مانگنا جائز ہے اور کیا یہ شرک ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوھاب

غیر اللہ سے مافوق الاسباب مانگنا ناجائز اور شرک ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظلمین. وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ وھو الغفور الرحیم (پ ۱۱، ھود آیت ۱۰۶/۱۰۷)

(اے محمد ﷺ) آپ اللہ کے علاوہ ایسوں کو مت پکاریں جو نہ تجھے نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان، پس اگر آپ نے بھی ایسا کیا تو آپ اسوقت ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ آپ کو نقصان پہنچانا چاہیں تو سوائے اس کے اس کو دور کرنیوالا کوئی نہیں اور اگر وہ آپکو خیر پہنچانے کا ارادہ کرلیں تو اس کے فضل کو روکنے والا کوئی نہیں ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے اور وہ بخشنے والا نہایت ہی رحم کرنیوالا ہے۔ (پ ۱۱، ھود آیت ۱۰۶/ ۱۰۷)

نیز اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ سے مانگنے والے کو گمراہ ترین قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیمۃ وھم عن دعائھم غافلون (اور ایسے آدمی سے بڑھ کر بھی بھلا کوئی گمراہ ہوسکتا ہے جو اللہ کے علاوہ ایسوں سے مدد مانگتا ہے جو قیامت تک اس کی پکار کا جواب نہیں دے سکتے اور وہ (مدعو) ان کی پکار سے غافل ہیں۔ (الاحقاف پ ۲۶)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بھی صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنے کا حکم دیا ہے۔

واذا استعنت فاستعن باللہ واذا سالت فاسئل اللہ ..... الخ

اور جب بھی تم مدد طلب کرو تو اللہ سے ہی مانگو اور جب بھی جو کچھ بھی مانگا جائے وہ صرف اللہ ہی سے مانگا جائے کیونکہ ہر کسی کی ہر حاجت پوری کرنے پر وہی زیادہ قادر ہے اور غیر اللہ سے مانگنے کی بلا قید نفی کی گئی ہے۔ تو غیر اللہ سے مانگنا ناجائز اور صرف اللہ ہی سے مانگنا ضروری ٹھہرا۔

iii) کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عالم الغیب ہے؟

الجواب بعون الوھاب

علم غیب کا مطلب ہے، مخفی و پوشیدہ امور کو ہر وقت بلا کسی ذریعے کے ہمیشہ کیلئے جاننا اور یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے اس نے یہ صفت اپنی کسی بھی مخلوق کو عطا نہیں کی۔ جیسا کہ ارشاد گرامی ہے:

قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون (اے محمد ﷺ) فرما دیجئے: زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز غیب نہیں جانتی مگر اللہ تعالیٰ علم غیب جانتا ہے اور انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ انہیں دوبارہ زندہ کب کیا جائے گا۔ (پ ۲۰: النمل)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان اطہر سے بھی اعلان کرادیا کہ محمد ﷺ بھی علم غیب کے مالک نہیں ہیں اور انہیں بھی علم غیب نہیں ہے۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قل لااقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی قل ھل یستوی الاعمی والبصیر افلا تتفکرون (۱۱/۶۔۵۰)

اے محمد ﷺ فرما دیجئے کہ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میرا یہ کہنا ہے کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں میں تو بس اسی چیز کی اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے تو کیا اندھے اور بینا برابر ہیں کیا تم غور نہیں کرتے (پ ۱۱، س ۶۔ آیت ۵۰) اب اس آیت مبارکہ میں امام الانبیاء کی ذات گرامی سے بھی علم غیب کی نفی کی گئی ہے تو باقی عوام تو بالاولیٰ علم غیب سے عاری و خالی ہوگی۔

iv) رسم قل کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوھاب

دین کتاب اللہ اور سنت رسول کا نام ہے جو چیز کتاب و سنت سے باہر ہوگی وہ دین نہیں بن سکتی

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ

کہ میں تمہارے اندر کتاب و سنت (کی صورت میں) دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر تم ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ اور جو چیز ظاہرا کس قدر خوبصورت ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن و سنت سے ثابت نہ ہو تو وہ بدعت بن جاتی ہے اور بدعت کے بارہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔

اسی طرح رسم قل بھی ان کاموں میں سے ہے جو قرآن وسنت سے تو ثابت نہیں لیکن لوگوں نے اسے ثواب کی نیت سے دین کا حصہ بنادیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاک زمانہ میں کس قدر ہم سے بہتر لوگوں کی وفاتیں ہوئیں لیکن کسی بھی اہم سے اہم موت پر بھی نبی کریم سے ثابت نہیں ہے کہ آپ نے کسی کے قل کیے ہوں اور نہ ہی آپ کے صحابہ نے یہ کام کیا تو یہی تو بدعت ہے کہ جس کے دواعی اس وقت بھی تھے لیکن وہ وہ کام اس دور میں نہ ہوا آج ہم نے ایصال ثواب کیلئے رسم قل کو ایجاد کرلیا ہے کہ خیر القرون کے فوت شدگان کو ثواب کی ضرورت نہ تھی؟ یقیناً تھی اور اگر رسم قل سے مردہ کو ثواب ملتا ہوتا تو ضرور رسول اللہ کرتے لیکن چونکہ حضور نے نہیں کیا اس لئے آج کرنا بدعت ٹھہرے گا۔

اور اس لحاظ سے بھی رسم قل ناجائز ٹھہرتی ہے کہ اب چونکہ شریعت مکمل ہوچکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے الیوم اکملت لکم دینکم فرما کر اس بات کا اعلان کردیا کہ جن جن چیزوں کی امت محمدیہ کے افراد کو ضرورت تھی وہ میں نے بتا دیں اور محمد ﷺ نے بھی اپنی امت کو ہر وہ کام بتادیا کہ جس کے کرنے سے ان کو ثواب اور اجر ملے اور اس کام سے منع کردیا۔ جو ہمارے لئے سزا اور عتاب کا سبب بنے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ نے ہر باعث ثواب کی طرف امت مرحومہ کی رہنمائی فرما دی ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ شریعت کی تکمیل رسول مکرم پر ہوچکی تو اب آپ کے بعد اگر کوئی بھی کام ثواب سمجھ کر کیا جائے گا کہ جن کا شریعت میں وجود نہیں ہے تو اس سے ایک طرف تو یہ لازم آئے گا کہ ہم نے نعوذ باللہ اس بات کا اعلان کردیا کہ شریعت محمدیہ کامل نہیں ہے کہ ہمیں باعث ثواب نئی نئی چیزیں شروع کرنا پڑ رہی ہیں اور دوسری طرف یہ لازم آئے گا کہ ہم نے شریعت سازی کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی جسارت مذمومہ کی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ نہ ہی دین اسلام کی تکمیل میں ہی کسی مسلمان کو شک کرنا جائز ہے اور نہ ہی شریعت سازی کا ہی کسی امتی کو حق ہے۔ ان دو وجوہ کی بناء پر بھی رسم قل ناجائز اور بدعت ٹھہری۔

اللہ تعالیٰ حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین

هذا ما عندنا و الله اعلم بالصواب

بقیہ:۔ حافظ محمد اسحٰق

پذیر ہیں۔ پہلی بیوی کے انتقال کے باعث آپ نے دوسری شادی کی جس سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جو شیخ الحدیث عبدالغفار روپڑی کی رفیقہ حیات ہے ان کے ہاں اولاد نہیں۔ بارگاہ الٰہی میں التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیک اولاد عطا فرمائے آمین۔

حافظ صاحبؒ عالم باعمل طبیعت انتہائی سادہ، اخلاق وشرافت کے مجسمہ علم وحلم کے پیکر تھے۔ ایسی باکمال عظیم المرتبت، فقید المثال شخصیت کی وفات پر جو خلا پیدا ہوگیا ہے اسکا پر ہونا مشکل امر ہے۔

آئینہ دیکھ کے سبھی حیران رہ گئے
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

دین اسلام کے اس عظیم سپوت کو ۵ جولائی بروز جمعہ المبارک گارڈن ٹاؤن لاہور میں اکابرین روپڑی خاندان کے قرب میں ہمیشہ کیلئے دفن کردیا گیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے نواز کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ جماعت کو نعم البدل عطاء فرمائے۔ آمین

اللهم اغفرله وارحمه وادخله الجنة الفردوس

بقیہ:۔ امام بری کی کرامت

کراہتے پکاررہا ہو اور میں اس کی اونگھ اور نیند کے عالم میں ہونے کے باعث پکار نہ سن پاؤں۔

ان سہولیات کے باوجود بھی اگر کوئی سرپھرا شیطانی گروہ سے دوستی کی جڑیں مضبوط کررہا ہے تو وہ ضلالت وگمراہی، ہلاکت وبربادی اور راہ حق سے انتہائی دور کی وادی میں گر پڑا ہے جس کی مثال قرآن نے یوں دی ہے کہ:

جو آدمی اللہ کی مخلوق میں کسی کو اس کا ہمسر بناتا ہے وہ گویا آسمان سے گرے پرندے تیزی کے ساتھ جھپٹ کر اس کو اچک لیں یا یہ کہ گرتا جائے اور ہوا اسے بہت ہی دور وراز جگہ پھینک دے جہاں وہ ہلاک ہوجائے اور اس کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے (حج)

رحمانی شیطانی گروہ کی باہمی کشمکش اور اصرار وانکار کے سلسلے کی کمند روز قیامت ٹوٹ جائے گی اور یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوجائے گی کہ بس کا یہ حادثہ امام بری کی کرامت تھی یا اظہار برأت کی ایک عملی تصویر!!

مجلہ ''ترجمان الحدیث'' کی ترویج وترقی اور بہتر اشاعت کیلئے اپنی مفید آراء سے نوازیں۔

خط وکتابت کیلئے: دفتر ادارہ ترجمان الحدیث

جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ای میل: tarjuman@hotmail.com

فون نمبرز: 041-780274-780374